مطالعہ سیرت میں اسمائے رسول کی اہمیت وفضیلت

The Significance and Value of the Names of
the Holy Prophet in the Study of Seerat

ڈاکٹر محمد طاہر مصطفےٰ: ایسوسی ایٹ، پروفیسر، ادارہ اسلامی فکر و تہذیب، یوایم ٹی، لاہور
ڈاکٹر عبدالباسط مجاہد: اسسٹنٹ پروفیسر، ڈیپارٹمنٹ آف ہسٹری، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد

Abstract:
The study of seerah a Rasool(p.b.u.h) make us familiar to the different aspects of Muhammad's life.The sacred names of Rasool Allah(p.b.u.h) which are an an integret part of seerah shows us deeply the unique personality of last Rasool of Allah almighty.These sacred names which are pesonal and titles mention also in Qura'n play the main character to make understand the seerah. These sacred names are role models not only for Muslimummah but also for whole humanity.These sacred names are acctually the golden chapters from Shumail-e -Rasool(p.b.u.h) great prophetic ethics and also from practicle character of Rasool-e- kareem.We as Muslims should adopt the perfact meanings of these names in our routine life.These sacred names introduced the seerah Rasool(p.b.u.h)and at the same time these sacred names created many chapters of seerah study and these names are splendid part of seerah.

Key words: Seerah, sacred names, aspacts, role models, prophatic ethics, golden chapters.

سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ، رحمتہ اللعلمین، شاہِ دنیا و دین، حاکم دینِ متین، وجہ ءقرآن مبین، زینتِ خلدِ بریں، نزہتِ بستانِ دیں، صاحبِ تاج و نگین، حسن سراپا، عشقِ مجسّم، روئے منوّر، گیسوئے پُر خم، عاشقِ امّت، شافعِ عالم، صاحبِ قرآں، فخرِ رسولاں، رحمتِ یزداں، بادۂ عرفاں، ساقیءعالم، نغمہء پیہم، شمعِ دوعالم، صاحبِ تاجِ ختمِ نبوت، صدر نشینِ بزمِ رسالت، آیت رحمٰں، معنی رحمت، فرش قدم افلاک کی عظمت، امن و محبت جس کی شریعت سب کے لیے پیغمبرِ رحمت، ہادی عالم، عظمتِ آدم، نازشِ حوّا، حیرتِ موسیٰ، غیرتِ عیسیٰ، نور مقدم، حُسنِ مجسّم، شافعِ محشر، سرور عالم، محرم یزداں، جلوۂ ایماں، حامل قرآں، چہرہ منور، زلف معطر، فخر ملائک، رہبر دنیا، نورِ مجسّم، روح دوعالم، اہل نظر کے کعبہء اعظم، ساقیء کوثر، مالک زمزم، روح منزّہ، نفس مکرّم، نازشِ ملت، جان معیشت، نازش رحمت، شان نبوت، تابش فطرت، ظلّ الٰہی، پیکر ایماں، شوکت انساں، حسن دوعالم، درّ یتیم، بحر عنایت، قلزم شفقت

،منبع عرفاں، مخزنِ حکمت، ہادی صادق ،رحمتِ خالق، مشعلِ ایماں، گلشنِ رضواں، مہر طریقت، شمع شریعت اور خورشید رسالت کے اسماءوالقاب آپ ﷺ کی سیرت کا مستند ترین ماخذ ہیں۔یہ اسماءوالقابات مقدسہ، سیرت مطہرہ کے وہ آئینے ہیں کہ ان میں سے ہر ایک کے اندر رسول اللہ کی شخصیت، شمائل، صفات، کارناموں، غرض پورے اسوۂ حسنہ کے نئے سے نئے پہلوؤں کی ایک حیران کن اور تابناک دنیا آباد ہے۔

دراصل انبیاء علیہم السلام کی ذات اور ان کے افعال واقوال ،خواہ وہ اختیاری ہوں یا غیر اختیاری، عمداً ہوں یا سہواً، سب حقائق واسرار کا مجموعہ ہوتے ہیں۔ لہٰذا یہ اسماء بھی صرف تعینِ شخصیت کے لیے نہیں بلکہ وہ اپنی جگہ گنجینہء معارف ہوتے ہیں۔

اسماء ان تمام اوصاف ومبادی کے ترجمان ہوتے ہیں جو دستِ قدرت نے ازل سے ان میں ودیعت کیے ہوتے ہیں۔ اگر ان کو رحیم کہا جاتا ہے تو اس لیے کہ در حقیقت وہ پیکر رحمت ہوتے ہیں۔ اگر ان کو ماحی کہا جاتا ہے تو اس لیے کہ دراصل وہ آثارِ کفر کو مضمحل اور کمزور بنا کر فنا کے قریب کر دیتے ہیں۔ اگر کسی کر عاقب کہا جاتا ہے تو اس لیے کہ در حقیقت وہ آخر میں آنے والا ہوتا ہے۔ غرض جس قدر حقیقت سے بھرپور ان کی ذات ہوتی ہے اسی قدرت حقیقت سے لبریز اُن کے اسماء ہوتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ کے اسمائے مقدسہ کی حقیقت صرف ایسی نہیں ہے جس طرح ہر ماں صرف محبت میں اپنے بیٹے کا خوبصورت سے خوبصورت نام رکھ لیتی ہے۔ خواہ اس نام کا اس میں کوئی اثر ہو کہ نہ ہو۔ ماں سیاہ فام بچے کو بھی چاند کہہ کر پکارتی ہے اور غبی بیٹے کا نام بھی ذکی رکھ لیتی ہے۔ مگر یہ سب کچھ بے حقیقت ہوتا ہے۔ اسی طرح اسماء رسول بے معنی نہیں ہیں بلکہ کمالاتِ نبوی کی چلمنیں ہیں جن میں سے چھن چھن کے اسوۂ حسنہ کے کمالات انسانی فکر کو منور ومعطر کرتے ہیں۔

اللہ رب العزت کی بندگی اور اطاعت سیرت رسول کا اولین تقاضا ہے، اس ضمن میں زندگی کو جتنی بھی اقسام میں بانٹ لیا جائے اسماء رسول ہر قدم پر مطالعہ سیرت کے سفر میں نشانِ راہ کا کردار ادا کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر ہر شخص کے لیے عبدیت کاملہ کا تقاضا ہے کہ :۔

اللہ رب العزت کی بے شمار حمد وثنا کی جائے اس صفت میں نمونہء کامل آپ ﷺ کا اسم گرامی "احمد"[1] ہے۔

ایمان کی تمام شرائط کو پورا کیا جائے، اس صفت میں نمونہء کامل آپ ﷺ کا اسم گرامی "مومن"[2] ہے۔

ہر لمحے حق کی پیروی کی جائے، اس صفت میں نمونہء کامل آپ ﷺ کی ذات گرامی بطور "حق"[3] ہماری رہنمائی کرتی ہے۔

زندگی کی ہر ساعت میں اللہ سے ڈرا جائے، اس صفت میں نمونہء کامل آپ ﷺ کا اسوۂ مبارک بطور "متّقی"[4] موجود ہے۔

تلاوت قرآن کو زندگی کا شعار بنایا جائے، اس صفت میں نمونہء کامل آپ ﷺ کا کردار بطور "تالی"[5] موجود ہے۔

اپنی ذات کو بالائے طاق رکھ کر دوسروں کے لیے خیر خواہی کی خاطر حریص رہا جائے، اس صفت میں نمونہء کامل آپ ﷺ کا صفاتی اسم گرامی بطورِ "حریص علیکم"[6] موجود ہے۔

زندگی کے نشیب وفراز کو حکمت کے ساتھ عبور کیا جائے، اس صفت میں نمونہ کامل آپ ﷺ کا صفاتی اسم گرامی "حکیم"[7] ہمارے غور وفکر کا طالب ہے۔

زندگی میں اپنی ذات سے اللہ کی دی ہوئی خلافت اور نیابت کا حق ادا کیا جائے، اس لحاظ سے نمونہء کامل آپ ﷺ کی صفت گرامی بطور "خلیفہ"[8] ہماری رہنمائی کرتی ہے۔

اپنی ذات کو سنوارنے اور نکھارنے کے بعد دوسروں کو بھی نیکی کی دعوت دی جائے، اس ضمن میں نمونہء کامل آپ ﷺ کی ذات گرامی بطور "داعی"[9] موجود ہے۔

چلتے، پھرتے، اٹھتے، بیٹھتے اللہ کا کثرت سے ذکر کیا جائے، اس صفت میں نمونہء کامل آپ ﷺ کی سیرت اقدس بطور "ذاکر"[10] موجود ہے۔

دوسروں کے ساتھ ہر ممکن محبت، شفقت، اور رحمت کا سلوک کیا جائے۔ زندگی کے اس تقاضے کی تکمیل کے لیے آپ ﷺ کی ذات گرامی بطور "رؤف الرحیم"[11] موجود ہے۔

صرف اپنی ذات اور دوسرے انسانوں سے نہیں بلکہ کائنات کی ہر جاندار و بے جان مخلوق کے ساتھ رحمت کا سلوک کیا جائے، اس لحاظ سے نمونہء کامل آپ ﷺ کی ذات گرامی بطور "رحمۃ للعلمین"[12] موجود ہے۔

ہر وقت اللہ کی ظاہری و باطنی نعمتوں، جن کو ہم شمار نہیں کر سکتے، ان کا شکر بجالا یا جائے، اس صفت میں نمونہ ءکامل آپ ﷺ کی ذات گرامی "شاکر"[13] ہے۔

اللہ رب العزت کی ہر خواہش کے احترام میں اپنے قول و فعل کو بطور شہادت پیش کیا جائے، اس تقاضائے خداوندی کے سامنے نمونہ ءکامل آپ ﷺ کی ذات گرامی بطور "شاھد"[14] موجود ہے۔

جائز اور نیک خواہشات کی تکمیل میں اگر حکمت خداوندی کے تحت کچھ تاخیر ہو جائے یا شاہراہ کی زندگی پر چلتے چلتے کوئی مصیبت یا پریشانی لاحق ہو جائے تو اس پر صبر کیا جائے، اس لحاظ سے نمونہ ء کامل آپ ﷺ کی ذات گرامی بطور "صابر"[15] ہے۔

اپنے قول و فعل میں سچائی کو معیار بنایا جائے، اس طرزِ فکر و عمل میں نمونہ ءکامل آپ ﷺ کی ذات گرامی بطور "صادق"[16] معروف ہے۔

اپنی سیرت و کردار کے ظاہر و باطن کو پاکیزہ رکھا جائے، اس صفت کے اعتبار سے نمونہ ء کامل آپ ﷺ کی ذات گرامی بطور "طیب"[17] ہے۔

زندگی کی رعیتی ذمہ داریوں میں عدل وانصاف کو بروئے کار لایا جائے، اس لحاظ سے نمونہ ء کامل آپ ﷺ کی ذات گرامی بطور "عادل"[18] ہے۔

معاملات زندگی میں حق و باطل کو الگ الگ کر دیا جائے، اس کردار میں نمونہ ءکامل آپ ﷺ کی ذات گرامی بطور "فرقان"[19] ہے۔

کسی پر غصّہ آئے تو اسے دبا لیا جائے، یہ بھی عبادت ہے، اس لحاظ نمونہ ءکامل آپ ﷺ کی ذات گرامی بطور "کاظم الغیظ"[20] ہے۔

حصول معاش میں محنت کو بنیاد بنایا جائے، اس صفت میں نمونہ ءکامل آپ ﷺ کی ذات گرامی بطور "الکاسب"[21] ہے۔

لوگوں کو دین کی اتباع کے نتیجے میں رضائے الٰہی کی خوش خبری اور انکار یا حکم عدولی پر وعید سنائی جائے، اس لحاظ سے آپ ﷺ کا اسوۂ کامل بطور "بشیر ونذیر"[22] ہے۔

غرض رسول اللہ ﷺ کی ذات مبارک کے یہ سارے پہلو اور ان پہلوؤں کے اعتبار سے آپ ﷺ کے یہ اسماء گرامی حصول عبدیت کاملہ کے سنگِ میل ہیں۔ یہی وہ خطوط ہیں جن پر چل کر ہر مسلمان اللہ کی بارگاہ میں عبد مقبول کا اعزاز حاصل کر سکتا ہے۔

مطالعہ سیرت میں جب ہم نبی کریم ﷺ کے ظاہری حسن وجمال اور جسمانی خدوخال کا مطالعہ کرتے ہیں اس ضمن میں کتب حدیث و سیر سے درج ذیل اسماء رسول آپ ﷺ کے ظاہری خدوخال کی اس طرح جھلک پیش کرتے ہیں۔

سیدنا ابلج ﷺ[23](سفید رنگ والے)

سیدنا الاحسن ﷺ[24](نہایت حسین)

سیدنا احسن الناس عنقا ﷺ[25](تمام لوگوں سے حسین گردن والے)

سیدنا احلی الناس ﷺ [26](سب سے زیادہ شیریں زبان)

سیدنا احلم الناس ﷺ [27](جہاں سے زیادہ حلیم وبردبار)

سیدنا احلام کلاما ﷺ[28](جہان سے زیادہ شیریں کلام)

سیدنا الادعج ﷺ[29](سیاہ چشم والے)

سیدنا اُذن خیر ﷺ[30](خیر کی بات سننے والے)

سیدنا اراف الناس ﷺ[31](سب سے زیادہ شفیق ومہربان)

سیدنا ارحم الناس ﷺ[32](لوگوں میں سب سے زیادہ رحم کرنے والے)

سیدنا الازج ﷺ[33](کمان دار ابرو والے)

سیدنا اشجع الناس ﷺ[34](لوگوں میں سب سے زیادہ بہادر)

سیدنا اشد فی الحیاء ﷺ[35](سب سے زیادہ حیاوالے)

سیدنا اشرف الناس ﷺ[36](لوگوں میں سب سے زیادہ اشرف)

سیدنا الاشنبہ ﷺ[37](برق دندان رکھنے والے)

سیدنا اطیب مِنَ المسک ﷺ[38](کستوری سے بھی زیادہ خوشبودار)

سیدنا الاعز ﷺ[39](سب سے عزت والے)

سیدنا الاغر ﷺ[40](روشن پیشانی والے)

سیدنا افصح العرب ﷺ[41](عربوں میں بڑے فصیح)

سیدنا افصح الناس ﷺ[42](لوگوں میں بڑے فصیح)

سیدنا اقنی الأُنف ﷺ[43](اونچی بنی والے)

سیدنا اکرم الناس ﷺ[44](تمام لوگوں میں معزز)

سیدنا الامجد ﷺ[45](شریف ہستی)

سیدنا البدر ﷺ[46](چودھویں کا چاند)

سیدنا البدیع ﷺ[47](مجسم حسن وجمال)

سیدنا تام الاذنین ﷺ[48](پورے گوش مبارک والے)

سیدنا حسن الصوت ﷺ[49](حسین آواز والے)

سیدنا حسن الفم ﷺ[50](حسین دھن والے)

سیدنا حسن اللحیہ ﷺ[51](حسین ریش مبارک والے)

سیدنا الحنان ﷺ[52](نرم طبیعت والے)

سیدنا رحب الصدر ﷺ[53](فراخ سینہ والے)

سیدنا سہل الخلق ﷺ[54](نرم اخلاق والے)

سیدنا الشہاب ﷺ[55](چمکتا ہوا ستارہ)

سیدنا الضّحاک ﷺ[56](ہنس مُکھ)

سیدنا القمر ﷺ[57](چاند)

نبی کریم ﷺ کے حسن وجمال صورت کے متعلق ان اسماء رسول کی معنوی شہادت صحابہ رضی اللہ عنھم کے ان اقوال سے بخوبی واضح ہوتی ہے۔

رسول اللہ ﷺ کا جسم اطہر متناسب، جوڑ بند مضبوط، بدن پُر گوشت اور کسا ہوا، جبکہ رنگ مبارک سرخی مائل سفید تھا۔[58] آپ ﷺ نہ تو زیادہ طویل القامت تھے اور نہ چھوٹے قد کے، جسم مبارک میانہ تھا، سر مبارک پر گھنے بال تھے جو بعض اوقات کانوں کی لوؤں کو چھو رہے ہوتے تھے۔[59] یہ بال مبارک نہ تو گھنگریالے تھے نہ بہت سیدھے سادھے، البتہ ایک خوش نما اور ہلکا سا خم ان میں دکھائی دیتا تھا۔[60] چہرہ مبارک آفتابی، پُر شکوہ، درخشاں وتاباں تھا، پیشانی کشادہ اور پُر نور تھی جس میں سے ایک نور ابھرتا دکھائی دیتا تھا۔[61] ابرو دراز، سیاہ اور بیچ میں غیر پیوستہ اور ان کے درمیان ایک رگ کا معمولی سا

ابھارتا تھا جو غصے کی حالت میں مزید نمایاں ہو جاتا تھا۔[62] آنکھیں سیاہ مگر سرمئی مائل، پتلیاں سیاہ کالی اور آنکھوں کی سفیدی میں ہلکی سی سرخی آمیزش تھی۔[63] پلکیں سیاہ اور دراز جیسے ایک دوسری کو چُھو رہی ہوں۔[64] ناک ستواں اور بڑی تھی، رخسار متوازی، ریش مبارک گھنی اور دیدہ زیب تھی، دھن مبارک کشادہ اور سامنے کے دانتوں ذرا سا فاصلہ نمایاں تھا۔[65] کان حسین و جمیل اور شانے گوشت سے بھرپور اور چوڑے تھے۔ گردن مبارک قدرے لمبی تھی، سینہ کشادہ تھا۔ کلائیوں، بازؤں اور بالائی سینے پر بالوں کی کثرت تھی مگر پیٹ اور سینے کا نچلہ حصہ بالوں سے خالی تھا، البتہ سینے سے ناف تک بالوں کی ایک پتلی اور لمبی دھار تھی، دونوں شانوں کے مابین مہر بنوت تھی جو بالوں اور گوشت کے بنے ہوئے ابھار (کبوتر کے انڈے کے برابر سرخ غدہ) کی شکل میں تھی۔[66] ہتھیلیاں چوڑی اور پُر گوشت تھیں، اسی طرح کلائیاں اور انگلیاں بھی دراز اور پُر گوشت تھیں کہ مصافحہ کرنے والوں کو اتنی نزاکت اور نفاست کا احساس ہوتا کہ حریر اور دیباج کا لمس بھی اس کے سامنے بے معنی تھا۔[67] بطن مبارک کسا ہوا اور سینے کے مساوی تھا ۔(گویا کاغذوں کی تہہ جمادی گئی ہو)۔[68] پنڈلیاں لمبی اور پُر گوشت پاؤں بھی لمبے پُر گوشت، مضبوط اور تلوے درمیان سے خالی تھے (کہ پانی نیچے سے گزر سکے) مجموعی طور پر آپ ﷺ کی شخصیت جلال و جمال کا ایک ایسا حسین امتزاج تھا کہ دیکھنے والے پر ہیبت طاری ہونے کے ساتھ ساتھ اس کے دل میں آپ ﷺ کے لیے انتہائی محبت بھی پیدا ہو جاتی تھی۔[69] آپ ﷺ کے پسینے سے عطر جیسی مہک آتی تھی اس طرح جسم مبارک سے ہر وقت سرور انگیز خوشبو محسوس کی جاسکتی تھی۔[70] آپ ﷺ کی ہنسی مبارک کبھی مسکراہٹ سے آگے نہیں بڑھی جس میں سامنے کے دانت نمایاں ہو جاتے۔ غصّے کی حالت میں چہرہ مبارک اس قدر تمتما اُٹھتا کہ اس پر نگاہ ٹھہرنا مشکل ہو جاتا تھا۔ چہرہ مبارک پر پسینے کے قطرے موتیوں کی طرح چمکتے تھے۔[71] آپ ﷺ کن انکھیوں سے کسی کی طرف نہیں دیکھتے تھے بلکہ پورا چہرہ گھما کر نظر ڈالتے۔ کسی سے ناراض ہوتے تو اس سے رخ پھیر لیتے، ہمیشہ سلام اور مصافحہ کرنے میں پہل کرتے اور ہاتھ کو اس وقت تک دوسرے کے ہاتھ میں رہنے دیتے جب تک دوسرا خود نہ ہاتھ چھڑا لیتا۔[72] آپ ﷺ قدم اٹھا اٹھا کر یوں چلتے گویا بلندی سے نیچے اتر رہے ہوں، آپ ﷺ کی رفتار نہ تو کسی عاجز کی طرح ہوتی اور نہ کسی سست شخص کی مانند، بلکہ ایسی تیز رفتاری سے قدم اٹھاتے کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم بڑے تکلف سے آپ کو مل سکتے تھے۔[73]

ہجرت کے وقت رسول اللہ ﷺ امّ معبد خزاعیہ کے خیمے سے گزرے تو انہوں نے آپ ﷺ کی روانگی کے بعد اپنے شوہر سے آپ ﷺ کے حلیہ مبارک کے بارے میں جو نقشہ کھینچا وہ بھی آپ ﷺ کی احسن تقویم کے بارے میں بہت بڑی شہادت ہے۔

"چمکتا رنگ ،تابناک چہرہ،خوبصورت ساخت ،نہ توندے پن کا عیب،نہ گنجے پن کی خامی ،جمال جہاں تاب کے ساتھ ڈھلاہوا پیکر، سرمگیں آنکھیں، لمبی پلکیں،بھاری آواز ،لمبی گردن،سفید وسیاہ آنکھیں،سیاہ سرمگیں پلکیں، باریک اور باہم ملے ہوئے ابرو،چمک دار کالے بال،لب مبارک خاموش ہوں تو باوقار، گفتگو کریں تو پُرکشش،دور سے دیکھنے میں سب سے تابناک، پُرجمال،قریب میں سب سے خوبصورت اور شیریں، گفتگو میں چاشنی، بات واضح اور دوٹوک ،نہ مختصر نہ فضول، بات کرنے کا انداز ایسا کہ گویا لڑی سے موتی جھڑ رہے ہوں،درمیانہ قد ،نہ چھوٹا کہ نگاہ میں نہ جچے،نہ لمبا کہ ناگوار لگے ،رفقاء آپ ﷺ کے گرد حلقہ بنائے ہوئے کچھ فرمائیں تو توجہ سے سنیں اور اگر آپ ﷺ ان کو کوئی حکم دیں تو لپک کر بجالائیں"۔[74]

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ آپ ﷺ کا دہانہ کشادہ تھا۔آنکھیں ہلکی سرخی لیے ہوئے اور ایڑیاں باریک تھیں۔[75] حضرت ابو طفیل رضی اللہ عنہ کہتے کہ آپ ﷺ گورے رنگ اور درمیانہ قدو قامت کے تھے۔[76] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ آپ ﷺ کی ہتھیلیاں کشادہ تھیں اور رنگ چمک دار ،نہ خالص سفید نہ گندم گوں،وفات کے وقت تک سر اور چہرے کے پیش بال بھی سفید نہ ہوئے تھے۔[77] صرف کنپٹی کے بالوں میں کچھ سفیدی تھی اور سر کے چند ہی بال سفید تھے۔[78] حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے کسی نے دریافت کیا کہ کیا نبی کریم ﷺ کا چہرہ تلوار جیسا تھا؟انہوں نے کہا نہیں بلکہ چاند جیسا تھا۔[79] ربیع بنت معوّذ رضی اللہ عنھا کہتی ہیں اگر تم رسول اللہ ﷺ کو دیکھتے تو لگتا کہ ہم نے طلوع ہوتے ہوئے سورج کو دیکھاہے۔[80] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے آپ ﷺ سے زیادہ خوبصورت کوئی چیز نہیں دیکھی، لگتا تھا سورج آپ ﷺ کے چہرے میں رواں دواں ہے۔[81]

حضرت کعب بن مالک کا بیان ہے کہ جب آپ ﷺ خوش ہوتے تو چہرہ دمک اٹھتا، گویا چاند کا ٹکڑا ہے۔[82] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ آپ ﷺ کے آگے کے دونوں دانت الگ الگ تھے۔جب آپ ﷺ گفتگو فرماتے تو ان دانتوں کے درمیان سے نوُر جیسی کوئی روشنی نکلتی ہوئی

محسوس ہوتی تھی۔[83] حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے کوئی حریرودیباج نہیں چھواجو آپ ﷺ کی ہتھیلی سے زیادہ نرم ہواور کبھی عنبر یامشک جیسی خوشبو نہیں سونگھی جو آپ کی خوشبو سے بڑھ کر ہو۔[84] حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک مرتبہ آپ ﷺ نے میرے رُخسار پر ہاتھ پھیرا تو میں نے آپ ﷺ کے ہاتھ میں ایسی ٹھنڈک اور خوشبو محسوس کی کہ جیسے آپ ﷺ نے اپناہاتھ عطر دان سے نکالا ہو۔[85]

لہٰذا خالق اور مخلوق کی یہ شہادتیں رسول اللہ ﷺ کی احسن تقویم میں تخصّص کا واضح ثبوت ہیں اور اس ظاہری حسن وجمال رسول اللہ سے ہم آپ ﷺ کے جن صفاتی اسماء کو اخذ کر سکتے ہیں وہ اس طرح ہو سکتے ہیں۔

سیدنا ابلج ﷺ(سفید رنگ والے)

سیدنا ابیض ﷺ(سپید)

سیدنا الاحسن ﷺ(نہایت حسین)

سیدنا احسن الناس ﷺ(لوگوں میں سب سے زیادہ خوبصورت)

سیدنا احسن الناس عُنُقا ﷺ(لوگوں میں سب سے حسین گردن والے)

سیدنا الاحشم ﷺ(باوقار ہستی)

سیدنا احلی النّاس ﷺ(لوگوں میں سب سے زیادہ حلم والے)

سیدنا احلم من کلام ﷺ(لوگوں میں سب سے زیادہ شیریں)

سیدنا الادعج ﷺ(سیاہ چشم والے)

سیدنا الارج ﷺ(کمان دار ابرو والے)

سیدنا الازہر ﷺ(سفید رنگت والے)

سیدنا الاشنب ﷺ(برّاق دندان رکھنے والے)

سیدنا الاطیب ﷺ(بہت خوشبودار)

سیدنا الاعز ﷺ(روشن پیشانی والے)

سیدنا البدیع ﷺ(مجسّم حسن وجمال)

سیدنا تا م الاذنین ﷺ(پورے گوش مبارک والے)

سیدنا حسن الصّوت ﷺ(حسین وخوبصورت آواز والے)

سیدنا حسن العینین ﷺ(حسین آنکھوں والے)

حسن وجمال سیرت

مکی زندگی کا نقشہ:

جہاں تک مکی زندگی میں سیرت کے اعتبار سے اسوۂ رسول میں خالق کی رضا و تسلیم کا تعلق ہے اس کی بنیاد بھی ربّ کریم وحکیم کی طرف سے اس طرح رکھی گئی کہ آپ ﷺ حسب ونسب میں سب سے عالی،[86] عہد طفلیت سے ہی ممتاز سیرت،[87] حسین صورت،[88] عادات وشمائل میں قوم سے علیحدہ،[89] عبادات ورسوم میں اُن سے الگ،[90] لہو ولعب سے مجتنب اور شرک وکفر سے متنفر،[91] صدق وصفا[92] اور احسان وسلوک سے مزین،[93] ظلم وعدوان اور جملہ فواحش سے کوسوں دور،[94] جنگ وجدل سے نفور،[95] مال وجاہ کی محبت سے بالاتر،[96] عدل وانصاف کے پیامبر،[97] غرض جملہ اخلاق فاضلہ سے محلیّ،[98] اور جملہ اخلاق رزیلہ سے پاک،[99] زندگی بھر عصمت وعفت کے پیکر،[100] بال بال سے حسن ٹپکنا،[101] کلمہ کلمہ سے پھول جھڑنا،[102] رُوں رُوں سے فہم وفراست کا چمکنا،[103] غصّہ ومحبت اور جدل وہزل میں حق گو،[104] عفو ودرگزر کے خو گر،[105] مخلوق خدا کے سب سے بڑے ہمدرد،[106] عہد وپیماں کے سب سے بڑے پاسدار،[107] سب سے بڑھ کر راست گو،[108] سب سے بڑھ کر امانت دار،[109] لطف یہ کہ خود بھی اُمیّ اور قوم بھی اُمیّ،[110] تورات وانجیل کو نہ آپ ﷺ جانتے تھے نہ آپ ﷺ کی قوم،[111] نہ کسی سے کوئی حرف پڑھا نہ اہل علم کے پاس نشت وبرخواست رکھی،[112] عمر مبارک جب چالیس سال کو پہنچی تو ایک ایسا عجیب وغریب دعویٰ کیا جس سے نہ ملک آشنا تھے نہ ہی آباوجداد،[113] ایک ایسا کلام لوگوں کے سامنے پیش کیا جو آج تک نہ کسی نے سنا اور نہ ہی آئندہ اس کی نظیر ممکن،[114] صحف سماویہ میں سب اس کے سامنے سرنگوں، اسرار کا مخزن اور علوم کا سمندر،[115] طیبات کو حلال کرنے والے،[116] خبائث کو حرام کرنے والے،[117] قرآنی پیغام کے مطابق بھلائی کا حکم دینے والے اور برائی سے روکنے والے،[118] امر بالمعروف ونہی عن المنکر میں دشمنوں اور مخالفوں سے لاپرواہ،[119] زن، زر کی کوئی دولت ایسی نہیں جس کی پیش

کش نہ کی گئی ہو اور آپ ﷺ نے ٹھکرانہ دیا ہو، [120] حبس وقید، [121] تدبیر قتل، [122] کی کوئی کوشش ایسی نہ تھی جس کو پورا نہ کیا گیا ہو۔ نہ صرف باہر بلکہ گھر کے اندر بھی یہی حال تھا، آپ ﷺ کا ارشاد ہے۔

"میں دو بدترین ہمسایوں ابو لہب اور عقبہ بن ابی معیط کے درمیان گھرا ہوا تھا، اور وہ دونوں اپنے اپنے گھر کی غلاظت اور گندگی لاکر میرے اوپر ڈال دیتے تھے اور میں صرف اتنا کہتا، اے عبد مناف! یہ کس قسم کی ہمسائیگی ہے"۔ [123]

غرض یہ سارا نقشہ مکی زندگی کا ہے، اس دور میں آپ ﷺ کے اسمائے مبارکہ کی جو کہکشاں بنتی ہے وہ اس طرح ہے۔

سیدنا احمد ﷺ، سیدنا محمّد ﷺ، سیدنا شاھد ﷺ، سیدنا رشید ﷺ، سیدنا بشیر ﷺ، سیدنا نذیر ﷺ، سیدنا عزیز ﷺ، سیدنا حریص ﷺ، سیدنا رؤوف ﷺ، سیدنا رحیم ﷺ، سیدنا مصدق ﷺ، سیدنا طیب ﷺ، سیدنا ناصر ﷺ، سیدنا منصُور ﷺ، سیدنا امر ﷺ، سیدنا صادق ﷺ، سیدنا امین ﷺ، سیدنا الحق ﷺ، سیدنا متقی ﷺ، سیدنا مبین ﷺ، سیدنا مبشر ﷺ، سیدنا مبعوث ﷺ، سیدنا امام ﷺ، سیدنا کریم ﷺ، سیدنا عبد ﷺ، سیدنا صابر ﷺ، سیدنا معلم ﷺ، سیدنا رحمة ﷺ، سیدنا بینه ﷺ، سیدنا بلیغ ﷺ، سیدنا بُرهان ﷺ، سیدنا حق ﷺ، سیدنا ذاکر ﷺ، سیدنا رسول ﷺ، سیدنا راشد ﷺ، سیدنا شاکر ﷺ، سیدنا صابر ﷺ، سیدنا عابد ﷺ، سیدنا غنی ﷺ، سیدنا مومن ﷺ سیدنا مُسلم ﷺ، سیدنا مخلص ﷺ، سیدنا هادی ﷺ۔

مدنی زندگی کا نقشہ:

ہجرت کے بعد مدنی زندگی میں داخل ہوئے تو سب سے پہلے شرف میزبانی کے لیے حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے نصیب جاگے۔ [124] دس سالہ حضرت انس بن مالک الخزرجی کو ان کی عقیدت مند والدہ نے آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے اس بچے کو اپنے خادم کی حیثیت سے قبول فرمالیں۔ آپ ﷺ نے قبول کیا۔ اس طرح دس سال تک حضرت انس رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے خادم رہے اور آپ "مخدوم"۔

مدینہ منورہ آکر آپ ﷺ نے مشاہدہ کیا کہ مکہ مکرمہ کے برعکس اس شہر میں کوئی سماجی نظام نہیں ہے بلکہ بکثرت قبیلے مختلف مقامات پر الگ تھلگ رہتے ہیں۔ اس مخلوط آبادی میں مکہ سے آئے ہوئے کئی سو بے روزگار اور بے وسائل مہاجرین تھے جن میں کچھ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی طرح غیر عرب

بھی تھے۔ان کی آبادکاری ایک کٹھن کام تھا۔لٰہذا آپ ﷺ نے سب سے پہلے اس طرف توجہ فرمائی اور باقاعدہ ایک تقریب میں انصار اور مہاجرین صحابہ کو آپس میں بھائی بھائی بنادیا۔انصار نے اس اقدام نبوی کو خوش دلی سے قبول کیا اور اپنے مہاجرین بھائیوں کے احساس اجنبیت کو باہمی محبت اور شفقت میں بدل دیا۔[125] یہاں آپ ﷺ کی ذات اقدس "حریص علیکم "کا عملی مظہر بن کر سامنے آئی۔

مہاجرین وانصار کی مؤاخات کے بعد مدینہ کی بقیہ آبادی کی تنظیم پر توجہ دی گئی۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ان کے باپ کے مکان میں سارے مسلم وغیر مسلم قبیلوں کے نمائندوں کا اجتماع ہوا۔جس میں وہ رسول اللہ ﷺ کی تجویز(میثاق مدینہ)پر متفق ہوگئے کہ بیرونی حملوں کا دفاع اور اندرونی جھگڑوں میں تصفیہ وغیرہ کے لیے شہر میں ایک تنظیم عمل میں لائی جائے اور ایک شخص کو بطور حاکم اعلیٰ متعین کیا جائے، حقوق وفرائض تحریری طور پر مرتب کیے گئے۔اس طرح مدینہ منورہ میں مسلم اور غیر مسلموں کے درمیان قیام امن کا میثاق طے پا گیا۔[126] اس میثاق باہمی کی رو سے آنحضرت ﷺ مسلمانوں کے لیے "سیّد"و"کریم"اور غیر مسلموں کے لیے "محافظ "و"مبشر"بن کر سامنے آئے۔

اسی مدنی دور میں ایک طرف تبلیغ دین کا سلسلہ جاری تھا تو دوسری طرف وحی کے ذریعے وقتاً فوقتاً نئے احکام دین کے نزول کے ساتھ اسلامی قانون شریعت کو بتدریج مکمل بھی کیا جاتا رہا۔چنانچہ اذان ،تحویل قبلہ،روزہ،حج،زکوۃ،قانونِ صلح وجنگ،غیر جانبداری،نیز قانون تعزیرات(حدودوممانعات) اور عام اخلاق واحسان کی تعلیم بھی اسی دور میں نازل ہوئی اور شریعت اسلامیہ کا حصّہ بنی جس کو آپ ﷺ نے "بطور "ناصح"،"شارع"،"شارح"اور "مبلغ"اپنی امت تک پوری ایمان داری سے پہنچایا۔

غرض حضرت محمد ﷺ کی سیرت ایک فرد کی سیرت نہیں ہے بلکہ ایک تاریخی طاقت کی داستان ہے جو ایک انسانی پیکر میں جلوہ گر ہوئی۔وہ زندگی سے کٹے ہوئے ایک درویش کی سرگزشت نہیں ہے جو دریا کے کنارے بیٹھ کر محض اپنی انفرادی تطہیر میں مصروف رہا بلکہ وہ ایک ایسی ہستی کی آپ بیتی ہے جو ایک اجتماعی تحریک کی روح رواں تھی۔وہ محض ایک انسان کی نہیں بلکہ انسان ساز کی روداد ہے۔ غرض اسمائے رسول سے اسی پیغمبر اعظم کی سیرت جنم لیتی ہے اور اس کی تابناک، سدابہار اور لازوال سیرت سے اسمائے رسول۔

حواشی وحوالہ جات

1 الصّف6:61
2 البقرہ3:2
3 البقرہ119،91:2
4 البقرہ2:2
5 البقرہ121:2
6 التوبہ128:9
7 آل عمران164:3
8 البقرہ30:2
9 ابرہیم22،9:14
10 الاحزاب35:33
11 التوبہ128:9
12 الانبیاء107:21
13 آل عمران145،144:3
14 النحل89،84:16
15 الانفال66،46:8
16 الحجرات15:49
17 آل عمران179:3
18 النحل90:16
19 التوبہ185:9
20 آل عمران134:3
21 البقرہ134:2
22 البقرہ119:2
23 زرقانی ،ابو عبداللہ محمد بن عبدالباقی بن یوسف احمد بن علوان مصری ازہری مالکی "شرح المواهب اللدنیه"دارالکتب ن س العلمیه، بیروت، لبنان ،ج3،ص120
24 غزالی ،امام محمد ،خراسانی ،احیاءعلوم الدین ،دارالفکر ، بیروت ،ج2،ص353
25 ایضا، ص364
26 زرقانی ،شرح المواہب اللدینه،ج3،ص120
27 دہلوی ،عبدالحق ،مدارج البنوة،منشی الکشور ،کان پور ،بھارت ،ج1،ص8
28 صالحی ،ابوعبداللہ محمد بن یوسف شامی ،سبل الهدیٰ والرشاد، دارالکتب العلمیه، بیروت، لبنان، ج1،ص526
29 زرقانی ،شرح المواہب اللدینه ،ج3،ص120
30 غزالی ،احیاءعلوم الدین ،ج2،ص363
31 ایضا،ص380

32 ابن کثیر ،ابوالفداءاسماعیل بن عمر بن کثیر بن ضو ءبن کثیر بصروی
،التاریخ،دارالاحیاءالکتب،قاہرہ،مصر ،ج6،ص17

33 غزالی ،احیاءالعلوم ،ج2،ص354

34 ایضا،ص355

35 دارمی ،ابو محمد عبداللہ بن عبدالرحمٰن ،السنن ،دارالکتب العربی 1407ھجری، بیروت ،لبنان ،ج1،ص33

36 زرقانی ،شرح المواہب اللدینہ،ج3ص121

37 غزالی ،احیاءالعلوم ،ج2،ص354

38 ابن سعد ،ابو عبداللہ محمد ،الطبقات الکبری ،دارالمعرفہ للطباعتہ والنشر ،بیروت،لبنان ،ج1،ص113

39 غزالی احیاء العلوم ،ج2،ص353

40 برکت علی ،صوفی ،اسماءالنبی الکریم ،دارالاحسان، فیصل آباد، پاکستان ج1،ص136

41 سُہیلی ،ابو قاسم ،عبدالرحمٰن عبدُاللہ بن احمد ،بن ابی حسن،الرّوض الانف،دارُالکتب العلمیہ،بیروت ،لبنان،ج2،ص267

42 ابن کثیر ،تاریخ،ج6،ص18

43 ملاّعلی قاری ،شرح الشفاء،ج1،ص169

44 ابن کثیر ،ابو الفداءاسماعیل بن عمر بن ضُوء،بن کثیر زرع بصروی ،تفسیر القرآن العظیم ،دارالاحیاءالکتب ب
بالعربیہ،قاہرہ،مصر ،ج1،ص378

45 صالحی ،سبل الھدی،ج1،ص538

46 ابن کثیر ،تاریخ،ج6،ص19

47 الزّقانی ،شرح المواہب اللدنیہ،ج3،ص125

48 ایضاً

49 ابن کثیر ،تاریخ،ج6،ص37

50 ابن سعد ،الطبقات الکبری،ج2،ص322

51 صالحی ،سبل الھدی،ج1،ص324

52 ملاُعلی قاری ،شرح الشفاء،ج2،ص198،199

53 امام رازی ،تفسیر کبیر ،ج3،ص382

54 ابن کثیر ،تاریخ،ج6،ص220

55 ابن سعد ،الطبقات الکبری، ج2،ص326

56 صالحی، سبل الھدی،ج1،ص606

57 فتح الباری ،ج8،ص676

58 ترمذی،ابو عیسی محمد بن عیسی بن سورہ بن مو سیٰ بن ضحاک سلمی ،الشمائل المحمدیہ،بیروت، لبنان ،ص6

59 ایضاص7

60 ابن الجوزی ،الو فاباحوال مصطفٰے،دار الکتب العلمیہ بیروت ،لبنان ،ص393

61 ایضاً

62 ترمذی ،الشمائل،ص10،11

63 ایضاً

64 ایضاً

65 ابن سعد ،الطبقات،ج1،ص401
66 ابن الجوزی ،الوفاء،ص390
67 ابن سعد، الطبقات ،ج1،ص425
68 ابن الجوزی ،الو فا،ص397
69 ترمذی ،الشمائل، ص12،13
70 ابن الجوزی الوفاء، ص391
71 بخاری ،کتاب المغازی،باب واقعہ افک
72 ترمذی ،الشمائل، ص13
73 ایضاً
74 ابن سعد،طبقات،ج2،ص489
75 ابن قیم ،حافظ شمس الدین الجوزی، زادالمعاد، مکتبہ الحسینیہ،مصر ،ج2،ص54
76 احمد بن حنبل ،المسند ،رقم 20091
77 مسلم ،کتاب الفضائل ،باب قال النبی ابیض ملیح الوجہ
78 بخاری ،کتاب المناقب،باب صفة النبی
79 ایضاً
80 ایضاً
81 دارمی ،ابو محمد عبداللہ ،السنن ،دار الکتاب العربی ،بیروت ،لبنان ،مقدمہ باب فی حسن النبی
82 خطیب تبریزی ،محمد بن عبداللہ ،مشکوۃ المصابیح ،دار الفکر ،بیروت ،ج3،ص518
83 بخاری ،کتاب المناقب ،باب صفت النبی
84 خطیب تبریزی ،مشکوۃ المصابیح،ج3،ص257
85 بخاری کتاب المناقب ،باب صفة النبی
86 ترمذی ،الجامع ،کتاب المناقب ،باب فضل النبی
87 ابن سعد، الطبقات، ج1 ،ص119
88 قرآن کریم ،المومن64
89 ترمذی، الشمائل ،ص143
90 الکافرون ،109:2تا5
91 حمید اللہ، ڈاکٹر ،مرکزی مقالہ سیرت حضرت محمد ﷺ سیرۃ خیر الانام ،شعبہ اردو دائرہ معارف اسلامیہ، پنجاب ن یونیورسٹی، لاہور،1999ء،ص84
92 احمد بن حبنل،المسند،(مسند الانصار)رقم 20349
93 احمد بن حبنل،المسند،(مسند الانصار)رقم 20349
94 ابن سعد ،الطبقات ،ج1،ص369
95 سھیلی ،ابو القاسم عبدالرحمن ،الروض الانف ،دار الکتب العلمیہ ،بیروت ،لبنان،1418ھ،ج1،ص120
96 ابن الجوزی ،الوفاء،ج2،ص442
97 المائدہ5:8
98 مالک بن انس ،الموطا ،کتاب الجامع،باب عن عائشہ زوج البنی انھا قالت استاذن رجل علی

99 بخاری ،الجامع الصحیح ،کتاب الفضائل، باب کثرۃ حیائہ
100 حمیداللہ ،ڈاکٹر ،مرکزی مقالہ،سیرت خیرالانام، ص 84
101 ابن الجوزی ،الوفاء، ج2،ص393
102 صفی الرحمن مبارک پوری ،الرحیق المختوم ،المکتبہ السلفیہ لاہور ،ص644
103 محمود الحسن عارف ،ڈاکٹر مقالہ شمائل و اخلاق نبوی (سیرت خیرالانام)،اردو دائرہ معارف اسلامیہ،ص320
104 احمد بن حنبل ،المسند (مسند الانصار) رقم 20349
105 بخاری، الجامع الصحیح ،کتاب المناقب، باب صفۃ النبی
106 بخاری ،الجامع الصحیح ،کتاب البیوع، باب کراہیۃ السخب فی السوق
107 بخاری ،الجامع الصحیح ،کتاب المناقب، باب صفۃ النبی
108 ترمذی ،الشمائل ،ص19
109 حمیداللہ ،ڈاکٹر ،مرکزی مقالہ سیرت حضرت محمد (سیرت خیرالانام)اردو دائرہ معارف اسلامیہ، ص 123
110 الاعراف 7:157،158
111 بخاری، الجامع الصحیح ،کتاب بدءالوحی، باب بدء الوحی
112 العنکبوت29:48
113 ابن ہشام ،ابو محمد عبدالملک الحمیدی ،السیرۃ النبویۃ ،مطبع مصطفٰے البابی ،مصر ،ج1 ص 251تا254
114 البقرہ2:175
115 یُونس10:37
116 البقرہ2:168،169
117 البقرہ2:173
118 آل عمران 3:104،110
119 سہیلی ،روض الانف، ج1،ص184
120 ابن ہشام ،السیرۃالنبویہ، ج1،ص282
121 ابن الجوزی الوفا ،ج1،ص197
122 ابن سعد ،الطبقات، ج8،ص51
123 ابن سعد،الطبات، ج1،ص201
124 ابن سعد ،الطبقات، ج1،ص 232تا234
125 بخاری الجامع الصحیح ،کتاب مناقب الانصار ،باب اخاء النبی بین المہاجرین والانصار
126 ابن ہشام ،السیرۃ النبویہ، ج4،ص441